بیان کرتے ہیں۔ اور حضرت ابوہریرہؓ نے سمجھا ہو کہ یہ حضور کا اپنا بیان ہے۔ اسی طرح یہ بھی ممکن ہے کہ حضور نے حضرت سلیمانؑ کے قول کو اس طرح بیان کیا ہو کہ "میں اپنی بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی سے ایک مجاہد پیدا ہو گا" اور حضرت ابوہریرہؓ یہ سمجھے ہوں کہ "ایک رات میں جاؤنگا"۔ اس طرح کی غلط فہمیوں کی مثالیں متعدد روایات میں ملتی ہیں جن میں سے بعض کو دوسری روایتوں نے صاف کر دیا، اور بعض صاف ہونے سے رہ گئیں۔ زبانی روایتوں میں ایسا ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اور اس طرح کی چند مثالوں کو لے کر پورے ذخیرہ حدیث کو ساقط الاعتبار قرار دینا کسی معقول آدمی کا کام نہیں ہو سکتا۔

رہا انشاء اللہ کا معاملہ، تو یہ کسی روایت میں بھی نہیں کہا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے جان بوجھ کر انشاء اللہ کہنے سے احتراز کیا تھا۔ اس لیے اس میں توہینِ انبیاء کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ یہ الفاظ آپ نے آخر کس روایت میں دیکھے ہیں کہ "کسی نے کہا انشاء اللہ بھی ساتھ ہی کہیے لیکن آپ نے پروا نہ کی"؟ حدیث میں جو الفاظ آئے ہیں وہ یہ ہیں کہ فقال لہ صاحبہ ان شاء اللہ فلم یقل۔ "ان کے ساتھی نے ان سے کہا ان شاء اللہ، مگر انہوں نے نہ کہا"۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت سلیمانؑ کے منہ سے یہ بات نکلی تو پاس بیٹھے ہوئے ایک شخص نے خود کہا "اِن شاء اللہ" اور حضرت سلیمانؑ نے اس کے کہہ دینے کو کافی سمجھ لیا اور اپنی زبان سے اس کا اعادہ نہ کیا۔

(۱۱) یہ حدیث بخاری کتاب الوضوء کے متعدد ابواب میں آئی ہے، اور حدیث کی دوسری کتابوں میں بھی موجود ہے، مگر کسی میں بھی حضرت حُذیفہ کے یہ الفاظ نہیں ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے "میرے سامنے کھڑے ہو کر پیشاب کیا"۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ الفاظ آپ کو کہاں ملے؟ ان کے تو اصل الفاظ یہ ہیں کہ "میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلے جا رہے تھے کہ راستے میں آپ ایک کوڑے کے ڈھیر کی طرف گئے جو ایک دیوار کے پیچھے تھا اور آپ کھڑے ہوئے جیسے تم میں سے کوئی کھڑا ہوتا ہے اور آپ نے پیشاب کیا۔ میں ہٹ کر دور جانے لگا تو آپ نے مجھے اشارہ کیا اور میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ آپ فارغ ہو گئے"۔ اس سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور نے دیوار اور ڈھیر کے درمیان